ذکری فرقہ: تاریخ، عقائد ورسوم

Zikri Sect: History, Beliefs and Traditions

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Amjad Abbas Mufti
Research Scholar, Jamia Al-Mustafa Al-Alamiya, Qom
E-mail: amjadabbas@gmail.com

Abida Bibi
Research Scholar, Bint Al Hadi College of Education, Qom
E-mail: abidajjaffri512@gmail.com

Abstract:

There are millions of followers belonging to the "Zhikri" sect in Pakistan's Baluchistan province, especially in Makran Division and Sindh, as well as in Iranian Balochistan. Not much material is available about the history and teachings of the Zikri sect, hence little information is available about the sect. This sect is counted among those sects and traditions, whose tradition was transmitted from breast to breast.

The reason for naming this sect as "Zikri" is their frequent mention of God. There is no exact information about the date of the beginning of this sect and its founder, there is also a difference in the accounts. Due to the greater emphasis on the remembrance of God, the place of worship of the dhikrs is also called the "zikrkhana".

Key words: Zikri, Sect, Baloch, Mehdi.

خلاصہ

پاکستان کے صوبے بلوچستان، خاص کر مکران ڈویژن اور سندھ میں، نیز ایرانی بلوچستان میں "ذکری" فرقے سے وابستہ لاکھوں پیروکار موجود ہیں۔ ذکری فرقے کی تاریخ اور تعلیمات کی بابت زیادہ مواد دستیاب نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے اس فرقے کے بارے میں بہت کم معلومات میسر ہیں۔ اس فرقے کا شمار اُن فرقوں اور مسالک میں ہوتا

ہے جن کی روایت سینہ بہ سینہ منتقل ہوئی ہے۔
اِس فرقے کی وجہ تسمیہ، اِن کا کثرت سے ذکرِ خدا کرنا ہے۔ اس فرقے کے آغاز کی تاریخ اور اس کے بانی سے متعلق دقیق معلومات موجود نہیں ہیں؛ یہاں تک کہ اس بابت خود ذکریوں میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ ذکرِ خدا پر زیادہ زور دینے کے سبب سے، ذکریوں کی عبادت گاہ کو بھی "ذکر خانہ" کہا جاتا ہے۔
پیش نظر مقالہ میں جس حد تک ممکن تھا، اس فرقے کا تعارف کروایا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ: ذکری، فرقہ، بلوچ، مہدی۔

ذکری فرقہ کی وجہ تسمیہ

ذکری اسکالر عبدالغنی بلوچ "ذکری فرقہ، وجہ تسمیہ" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ فرقہ ذکری کے نام سے مشہور ہے اور یہی اس فرقہ کی وجہ شناخت ہے۔ دراصل لفظ ذکری، ذکر سے نکلا ہے۔ اس فرقے کے لوگوں کو ذکری اس لیے کہا جاتا ہے کہ ذکری فرقہ کے بانی نے ذکرِ خدا پر بہت زور دیا۔ ذکری اس شخص کے لیے استعمال ہوتا ہے جو اللہ کا ذکر باقاعدگی کے ساتھ انجام دے اور ذکرِ خدا وندی اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سانسوں کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ جاری رکھے۔ چنانچہ ذکری، ذکر خداوندی بجالانے اور کثرت سے ذکر کرنے کی وجہ سے اس نام سے مشہور ہوگئے اور یہی اس فرقہ کی وجہ تسمیہ ہے۔[1]

ذکری فرقہ کی مختصر تاریخ

ذکری فرقہ کے آغاز کی بابت دقیق معلومات دستیاب نہیں ہیں؛ البتہ بعض ذکری محققین کے نزدیک، ان کی تاریخ زیادہ پرانی نہیں ہے۔ ذکری فرقہ کے مذہبی و روحانی پیشوا، خواجہ سید عیسیٰ نوری نے ذکری فرقے کی تاریخ کی بابت پوچھے گئے میرے سوال کے جواب میں لکھا کہ جہاں تک ذکریت کی تاریخ کا تعلق ہے تو (وہ) منظّم اور مرتب صورت میں کہیں دستیاب نہیں ہے۔ قدیم شعراء کے کلام، متفرق ذکری (قلمی) نسخوں میں درج واقعات، خارجی مؤرخین کی رائے اور برصغیر میں رونما ہونے والے عصری واقعات وغیرہ (جیسے) مواد کو کڑی در کڑی ملانے کے بعد اس کے ڈانڈے دسویں صدی ہجری تک چلے جاتے ہیں۔
اسی طرح ذکری محقق عبدالغنی بلوچ لکھتے ہیں کہ ذکری تاریخ تقریباً چھ سو سال پرانی ہے۔ اس فرقہ کے ماننے والوں کو ذکری کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ ذکری زیادہ تر بلوچستان اور خاص طور پر مکران کے ساحلی علاقوں میں آباد ہیں۔ قدیم زمانے سے چند آبادیاں نقل مکانی کرکے مسقط اور عرب امارات میں رہ رہے ہیں۔ کراچی میں ان

کی اچھی خاصی آبادی ہے۔ سندھ میں شہداد پور اور سانگھڑ میں آباد ہیں۔ ایرانی بلوچستان کے جنوب مشرق میں ان کی کافی آبادی ہے۔ ان کی تعداد کے بارے میں صحیح مردم شماری نہیں ہو سکی۔ [2]

بلوچستان سے تعلق رکھنے والے صحافی محمد اکبر نوتیزئی اپنے ایک مضمون میں ذکریوں سے متعلق لکھتے ہیں:

"ذکریوں کی اکثریت بلوچ ہے جو بلوچستان کے جنوبی حصے میں مکران نامی علاقے میں رہتے آرہے ہیں۔ مکران کے علاوہ ان کی بستیاں آواران، خضدار، لسبیلہ، کراچی، اندرون سندھ اور ایران کے سیستان و بلوچستان کے خطے میں بھی ہیں۔ غیر سرکاری طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ذکری بلوچوں کی عالمی آبادی لگ بھگ ساڑھے سات لاکھ ہے۔ ان میں سے زیادہ تر خاص بلوچستان میں رہائش پذیر ہیں۔"

وہ اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے، لکھتے ہیں:

"حکیم بلوچ، جو ایک بڑے بلوچ مصنف اور بلوچستان کے سابق چیف سیکریٹری رہے ہیں، نے مجھے بتایا کہ ذکری مصر کے فاطمی مسلک سے آئے تھے۔ اس عبارت کے مطابق، انہوں نے پورے ایران کا سفر کیا اور صدیوں قبل مکران کے ساحل پر پہنچے۔ انہوں نے مجھے مختصراً بتایا کہ وہ ایک مسلم فرقے سے تھے اور آپ ان کی توضیح بہ آسانی شیعہ یا سنی کے طور پر کر سکتے ہیں۔ ان کے نزدیک وہ ان دونوں کے درمیان کی شے ہیں۔"۔ حکیم بلوچ نے کہا، "میری رائے میں، ذکری خالصتاً بلوچ ہیں، اور وہ بلوچ ثقافت کے بہترین نمائندوں میں سے ہیں۔" [3]

بعض ذکری سکالرز کے مطابق اس وقت پاکستان میں ان کی آبادی ایک ملین سے دو ملین افراد پر مشتمل ہے۔

جماعتِ اسلامی، بلوچستان کے رہنما عبدالحق بلوچ کا بھی کہنا ہے کہ ذکری فرقہ کا اسماعیلی شیعہ فرقہ سے گہرا تعلق ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اگرچہ فی زمانہ یہ اسی "ذکری" کے نام سے متعارف ہیں؛ تاہم ماضی کی روایات و اساطیر میں اِن کا ایک اور نام ڈاہی بھی ملتا ہے جو اصل میں "داعی" ہے۔ داعی ایک خالص "باطنی" اصطلاح ہے جو باطنیوں کے ساتھ ذکریوں کے ایک بنیادی تعلق کی نشاندہی کرتا ہے اور ذکری بھی ایک زمانے میں اسی داعی کے نام سے مشہور ہو گئے تھے۔ اسی نسبت سے اُن کے (ہاں رائج مذہبی سرگرمی) "چوگان" کا مشہور بول ہے "اجیبوا داعی اللہ" یعنی اللہ کے داعی کی اجابت کرو اور اس کے جواب میں شرکاءِ چوگان "جی داعی اللہ" کہ دیتے ہیں۔ (ذکریوں کے مقدس مقام) کوہِ مراد کی تعریف میں اُن کا ایک مشہور شعر ہے۔

"داعی"در اینجا اقامت نمود قدم در قیام و سرش در سجود

ذکریوں کے مشہور شاعر شے محمد قصر قندی کے یہ دو شعر بھی اسی نام کی نشاندہی کرتے ہیں اور یہ اس لیے بھی زیادہ اہم ہیں کہ شے محمد قصر قندی گیارھویں صدی ہجری کے ہیں، جو اس دین (یعنی ذکری فرقہ) کا ابتدائی دور ہے۔ [4]

عبدالحق بلوچ صاحب کا کہنا ہے کہ ذکری فرقہ کا مرکز، مکران قرار پایا۔ عہدِ قدیم میں مکران، موجودہ مکران ڈویژن کے علاوہ، ایران تک پھیلا ہوا، ایک نیم آزاد خطہ سلطنت اور ایرانی بادشاہوں کے زیرِ اثر تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ۲۳ ہجری بمطابق ۶۴۳ء، حضرت عمر کے عہد میں اسے فتح کر لیا گیا۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ، مکران کے مشرقی اور ساحلی علاقوں پر مسقط اور دیگر عرب علاقوں سے آنے والے خوارج نے اپنی حکومت قائم کر لی۔

یہاں خوارج کی حکومت ۳۴۰ ہجری بمطابق ۹۵۱ء میں معدان بن عیسیٰ سے شروع ہو کر ۱۲۷ سال تک قائم رہی اور ۴۷۱ ہجری بمطابق ۱۰۷۸ء میں معدانی خاندان کے آخری حاکم حُسین بن معدان پر غوریوں کے ہاتھوں ختم ہو گئی۔ اُسی زمانے میں مکران کے شمالی اور مغربی علاقے جو آج کل ایرانی بلوچستان کے حصے ہیں، اسماعیلیہ کی سرگرمیوں کا مرکز قرار پائے۔

تاتاریوں کے حملے کے بعد مکران میں مختلف خاندانوں نے حکومت کی۔ پہلے ہوت خاندان کی حکومت تھی، ان کے بعد ملک آگئے۔ ملک میرزا کی حکومت کا ۱۰۳۵ ہجری بمطابق ۱۶۲۵ء تک سراغ ملتا ہے۔ ان کے بعد بلیدی آگئے۔ بلیدیوں کی حکومت ۱۱۳۵ ہجری، بمطابق ۱۷۴۰ء پر ختم ہو گئی اور گچکی حکومت نے اس کی جگہ لے لی۔ بلیدی عربی النسل تھے اور ان کا نسبی رشتہ مسقط کے بوسعیدیوں سے ملتا تھا، جبکہ گچکی، ہندی الاصل راجپوت اور مذہباً ہندو تھے۔[5]

حکیم بلوچ اور عبدالحق بلوچ کے اقتباسات سے پتہ چلتا ہے کہ ذکری، شیعی الاصل ہیں۔ ذکری فرقہ، بلوچوں پر مشتمل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ذکری، بلوچ ہیں اور بلوچ، ذکری ہیں؛ چنانچہ ذکری فرقہ کے عقائد و نظریات سمجھنے کے لیے بلوچوں کے مذہبی پس منظر کا جاننا ازحد ضروری ہے۔ ذکریوں کی طرح، بلوچوں کے بارے میں بھی مستند تاریخی مواد شاید بمشکل دستیاب ہو؛ البتہ ایک بلوچی نظم کثرت سے بلوچ محققین نے نقل کی ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ بلوچ، اہلِ بیتِ نبوی سے عقیدت رکھنے والے، شیعیانِ علیؑ تھے۔ اُنھوں نے یزیدی حکومت کے خلاف قیام کیا اور لڑتے لڑتے، مکران کے علاقے میں جاگزین ہوئے۔

بلوچ؛ تاریخ و مذہبی پس منظر

بلوچوں کی اصل کے بارے میں بہت سا اختلاف پایا جاتا ہے، اس کا اعتراف، بلوچوں کے تاریخ نگاروں نے کیا ہے۔ بلوچ صحافی، سکالر ربنواز بلوچ نے اپنے ایک مضمون میں سب اقوال کا خلاصہ یوں پیش کیا ہے:

سکنی اعتبار سے بھی بلوچ وادی بلوص کے رہنے والے ہیں۔ یہ وادی شام میں حلب کے قریب ایران کی سرحد کے ساتھ واقع ہے۔ خاص بلوچوں کے نسب کے بارے میں بھی بڑا اختلاف ہے پوٹنگر اور خانیکوف کا خیال ہے کہ یہ ترکمان نسل سے ہیں۔ برٹن، لینس، اسپیگل اور ڈیمز کا خیال ہے کہ یہ ایرانی نسل سے ہیں سرٹی۔ ہولڈچ کا خیال

ہے کہ یہ نسلاً عرب ہیں۔ ڈاکٹر بیلو نے انہیں راجپوت لکھا ہے پروفیسر کین کے خیال میں وہ تاجک نسل سے ہیں۔ ماکلر نے ثابت کیا ہے کہ بلوچ مکران کے قدیم باشندوں کے باقیات ہیں اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتا ہے کہ رند بلوچ نہیں ہیں بلکہ نسلاً عرب ہیں اور الحارث العلافی کی اولاد ہیں۔ سردار محمد خان گشکوری نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ بلوچ کلدانی اور بابلی ہیں اور مشہور حکمران نمرود کی نسل سے ہیں۔[6]

متعدد تاریخ نگاروں کی طرح، ربنواز بلوچ کا بھی ماننا ہے کہ خود بلوچوں کے پاس ایک نظم کے سوا کوئی قدیم مواد نہیں (جسے بلوچ، دفتر کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ سولہویں صدی عیسوی کی تخلیق کہی جاتی ہے۔ اسے بلوچوں کی تاریخ اور احوال لکھنے والوں نے نقل کیا ہے۔ اسے بلوچی حسب و نسب پر اولین ماخذ کا درجہ حاصل ہے)۔ اس نظم میں آیا ہے کہ بلوچ امیر حمزہؓ کی اولاد ہیں اور حلب سے آئے ہیں۔ اس میں مزید یہ بیان ہوا ہے کہ انہوں نے کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کا ساتھ دیا تھا اور ان کی شہادت کے بعد وہ بامپور یا بھمپور پہنچے اور وہاں سے سیستان اور مکران آئے۔ اس نظم کا ایک حصہ ملاحظہ فرمائیے:

بلوچی	اردو ترجمہ
اولا میر حمزہؓ ھیئگوں	ہم امیر حمزہ کی اولاد ہیں
سوب درگاہءَ گو ترانت	نصرت ایزدی ہمارے ساتھ ہے
اش حلبءَ پادکایوں	ہم حلب سے اٹھ کر آئے ہیں
گوں یزیدءَ جیڑوانت	یزید سے لڑنے کے بعد کربلا اور بمبور
کلبلا بھمپور مس نیامءَ	کو پیچھے چھوڑ کر سیستان کے
شہر سیستان منزل انت	شہر میں ہم نے ڈیرے ڈال دیئے ہیں۔[7]

بلوچ محقق ڈاکٹر غفور چاکر بلوچ لکھتے ہیں کہ بلوچ کون ہیں؟ اُن کی اصلیت کیا ہے؟ کس کی اولاد ہیں؟ کہاں کے رہنے والے تھے؟ اور کہاں سے آئے ہیں؟ اس حوالے سے ہمیں تاریخ میں اختلاف نظر آتا ہے اور ان کے بارے میں اتنے زیادہ مفروضے اور نظریئے پیش کیے گئے ہیں کہ معاملہ الجھ کر رہ جاتا ہے اور کسی بھی مفروضے پر کوئی ایک حتمی رائے قائم کرنا مشکل ہو جاتا ہے؛ لیکن بنو امیہ کے دور میں اُن کی دوسری اور تیسری ہجرت پر تقریباً تمام قدیم و جدید مؤرخین کا اتفاق ہے۔

عصر جدید کے چند مؤرخین نے نئی تھیوریز پیش کی ہیں۔ کسی نے بلوچوں کو آرین کہا تو کوئی انہیں چند نسلی خصوصیات کی بناپر راجپوت گردانتا ہے۔ کسی نے اُنھیں سامی النسل کہا تو کوئی انھیں دراوڑ نسل ثابت کرتا ہے اور ان کے تانے بانے ہندوستان کے تاملوں سے ملاتا ہے۔ ایک گروہ انہیں کرد مانتا ہے تو دوسرا گروہ انہیں عربی النسل قرار دیتا ہے۔

اگر آپ قدیم عرب تاریخ دانوں کا مطالعہ کریں یا قدیم ایرانی ماخذوں کا جائزہ لیں یا بلوچوں کی اپنی بیان کردہ سینہ بہ سینہ شاعری و روایات کو پڑھیں یا بلوچی لوک داستانوں کا جائزہ لیں یا ان کے علاقوں میں موجود علاقائی و جغرافیائی آثار کو ملاحظہ کریں یا پیچ اور ڈیمز کے جمع کردہ اشعار و بیلارڈز کو دیکھیں، ان سب میں ایک بات قدر مشترک کے طور پر ملے گی وہ یہ ہے کہ بلوچ حلب کے رہنے والے تھے۔ اسلام کے ظہور کے بعد پیغمبر اکرم ﷺ کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوئے اور حضور ﷺ کے انتقال کے بعد حضرت علی علیہ السلام کا ساتھ دیا اور واقعہ کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد بلوچوں پر اماموں کی حمایت کرنے کی وجہ سے مظالم کے پہاڑ توڑ دیئے گئے، جس کی وجہ سے انھیں حلب سے ہجرت کرنا پڑی اور وہ عراق و کرمان اور سیستان سے ہوتے ہوئے موجودہ بلوچستان پہنچے۔ یہ تو وہ مشترک تھیوری ہے جس پر عصرِ جدید کے بلوچیات کے تقریباً تمام ماہرین متفق ہیں۔[8]

ذکری عقائد و نظریات

ذکری فرقہ بنیادی طور پر باطنی، صوفی روش کا حامل فرقہ ہے، اس کی تعلیمات مخفی اور سینہ بہ سینہ منتقل ہوئی ہیں۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ، اس فرقے نے اپنی تعلیمات کو مدون نہیں کیا۔ ان کے مخطوطے محفوظ نہیں ہیں۔ ذکریوں کے خلاف بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اِن پر تہمتیں اور الزام بھی لگائے جاتے ہیں۔ عصرِ حاضر میں اس فرقے سے وابستہ افراد کی مختلف توجیہیں بھی سامنے آئی ہیں، جنہیں اجمالی طور پر ذکر کیا جائے گا۔ اس فرقے کی تعلیمات اور اس سے وابستہ رسوم کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس میں باطنیت، تصوف اور مقامی تہذیبی اثرات موجود ہیں۔ اب ہم ذکریوں کے بنیادی عقائد و نظریات بیان کرتے ہیں۔

مہدویت

اس فرقے کی بنیاد عقیدہ مہدویت پر ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ مہدویت اور "ذکرِ خدا" یہ اس فرقے کی بنیادی خصوصیات ہیں۔ ذکری فرقہ، مہدی کا پیروکار ہے؛ تاہم مہدی کی تعیین میں اختلاف موجود ہے۔

"مہدی" کی تعیین

ذکری فرقہ خود کو "مہدی" کا پیروکار سمجھتا ہے۔ مہدی کی تعیین میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ خود ذکری مسلک میں اس حوالے سے مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔ بنیادی طور پر مہدی کے حوالے سے تین نظریات موجود ہیں۔

الف: مہدی "نور پاک" ہیں۔

زیادہ تر ذکری حضرات "مہدی" کے نور ہونے کے قائل ہیں اور اُسے "نور پاک" سمجھتے ہیں۔ مخالفین ذکریوں کو اسی مناسبت سے "نور پاکی" بھی کہتے ہیں۔ ذکریوں میں اکثریت اسی نظریے کے ماننے والوں کی ہے۔ ذکری

پیشوا سید نصیر ملائی کے بقول نوے فیصد ذکری، ایک غیبی مہدی پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ اس کے بھی معتقد ہیں کہ وہ قیامت سے پہلے، واپس آئیں گے۔ اسی حوالے سے پسنی، بلوچستان سے تعلق رکھنے والے ذکری سکالر، جی ایس (غلام سرور) بزنجو بجارانی، امام مہدی سے متعلق اس عنوان "نور پاک نور محمد مہدی صاحب زمان کے بارے میں ذکریوں کا عقیدہ" کے تحت لکھتے ہیں:

کہتے ہیں کہ حضرت نور مہدی آسمان سے تشریف لائے اور وہ یقین کامل رکھتے ہیں کہ نور السموات والارض (نے) جب آدم کے لئے مشتِ خاک زمین سے لیا تو اس دن زمین سے وعدہ کیا گیا کہ نور مہدی اپنا قدم مبارک زمین پر لائیں گے، اسی روز اول سے آپ کا لقب موعود ہوا۔ جہاں (تک) مہدی موعود کے بارے میں ذکریوں کا عقیدہ ہے یہ وہی عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرب قیامت مہدی آئیں گے اور جناب عیسیٰ علیہ السلام بھی آسمان سے زمین پر اتریں گے۔ حضرت مہدیؑ امامت فرمائیں گے اور حضرت عیسیٰؑ، نور مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

یہ امر قابل غور ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ایک مرسل کامل اور اس کی پیدائش روح القدس سے ہوئی، نور مہدیؑ کے پیچھے ہوں گے اور مہدیؑ امام رہیں گے، حضرت مہدیؑ کے نور ہونے اور اس کی بزرگی و برتری کی شہادت دینے کے لیے یہی کافی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورہ رحمٰن میں جس عظیم شخصیت کا حوالہ دیا ہے وہی مہدیؑ صاحب زمان ہیں، اس لیے یہ عقیدہ ذکری نور مہدیؑ کا بصورت نورانی، انسان بن کر آسمان سے زمین پر تشریف لائے، صداقت پر مبنی کی دلالت کرتا ہے۔ جن جن لوگوں کو عقلیہ و علمیہ کامل تھا یا جو فقیر و درویش تھے روحانیت کی فیض سے انہیں اس نور حقیقت کی آمد کا علم ہوا، انہوں نے زیارت کی اور ایمان لائے، جو آج تک یہ راز پردے میں ہے اور لوگوں کو اس کی آمد کا انتظار ہے۔ آخر تا کجا۔ نور محمد مہدیؑ صاحب زمان ہیں۔[9]

تربت سے تعلق رکھنے والے سید نصیر احمد ملائی جو ذکری فرقہ کے مذہبی و روحانی پیشوا ہیں، اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ہم (ذکری) نظریہ امامت کے قائل ہیں۔ اس لیے ہم امتِ مہدی بھی کہلاتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ امام معصوم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد ہوتا ہے اور نمائندہِ الٰہی کہلاتا ہے۔ وہ علمِ لدنی کا مالک ہوتا ہے۔ وہ کائنات کا سب سے بڑا عالم ہوتا ہے۔ (وہ) قرآن کا مفسر اور شریعت کا شارح ہے، وہ انسانوں کی رہبری و رہنمائی کرتا ہے اور سنتِ نبوی کا احیا کرتا ہے۔[10]

مہدی کو نور پاک کہنے کی بابت سید نصیر ملائی لکھتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے امام ہادی و مہدی علیہ الصلاۃ و السلام "نور" ہیں۔ اس لیے ہم اپنی مقامی بلوچی اصطلاح میں انہیں "نور پاک" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ جس طرح برصغیر کی مقامی اصطلاح میں محمد، علی، فاطمہ، حسن، حسین علیہم السلام کو پنجتن پاک کہا جاتا ہے، اس کا

مطلب یہ ہے کہ خدا نے آپ کو اور آپ کے آبائے طاہرین کو اپنے خاص نور سے بنایا ہے اور جب یہی نور انسانی شکل میں خداوند عالم کے نمائندہ کی حیثیت سے دنیا میں آیا تو یہ انسانی شکل میں خاص طیب و طاہر تھا۔[11]

سید نصیر ملائی نے صراحت سے لکھا ہے کہ قرآن و حدیث میں امام مہدیؑ کی پہچان ائمہ اہل بیتؑ میں بارہویں امام کے طور پر کروائی گئی ہے۔[12] سید نصیر ملائی کا کہنا ہے کہ "نور پاک" دراصل ائمہ اہل بیت میں سے بارہویں امام مہدی علیہ السلام ہیں۔ سید صاحب نے "تحریکِ پیروانِ امام مہدی" کی بنیاد بھی رکھی ہے اور شدت سے اس نظریے کی ترویج بھی کر رہے ہیں۔ آپ نے معرفتِ امام مہدیؑ پر ایک الگ کتاب تحریر فرمائی ہے جس میں تفصیل سے امام مہدیؑ کا تعارف کروایا ہے؛ نیز آپؑ کی غیبت اور ظہور کی علامات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ چونکہ ہم ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام "نور پاک" ہیں، اس لیے اب جو بھی امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اُسے خود کو "نور" اور "پاک" ثابت کرنا ہو گا۔[13]

ذکری عوام کی اکثریت مہدی کے "نور پاک" ہونے کی قائل ہے۔ بعض ذکری ملائیوں (مذہبی علماء، مشائخ) کے مطابق، وہ مہدیؑ نور پاک دراصل ائمہ اہلِ بیت میں سے بارہویں امام، حضرت مہدی علیہ السلام ہیں، جو قیامت سے پہلے، دنیا میں ظہور فرمائیں گے۔

ب: سید محمد جون پوری، "مہدی" ہیں

بلوچ سکالر ریاض احمد کے مطابق اس نظریے کے ماننے والے چند جدت پسند تعلیم یافتہ ذکری ہیں۔[14] اس نظریے کی رو سے ذکری اور (سید محمد جون پوری کا) مہدوی فرقہ ایک قرار پاتے ہیں۔ پہلے ہم اختصار سے مہدوی فرقے کے سربراہ، سید محمد جون پوری کا تعارف پیش کیے دیتے ہیں:

سید محمد جون پوری

سید محمد جون پوری، میر سید خان کے صاحب زادے تھے۔ آپ ۸۴۷ھ (۱۴۴۴ء) کو ہندوستان کے صوبے اترپردیش کے شہر جونپور میں پیدا ہوئے۔ شروع سے بہت ذہین و فطین تھے۔ چنانچہ بارہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے۔ تحقیقِ مسائل اور مناظرے کا شوق اس حد تک تھا کہ ان کے معاصر انہیں "اسد العلما" کہہ کر پکارتے تھے۔ زبان میں جادو اور بیان میں تاثیر تھی۔ انہوں نے 905ھ میں "مہدی" اور "امام عہد" ہونے کا دعویٰ کیا جس پر علمائے وقت نے ان کی شدید مخالفت کی۔ جائے پناہ کی تلاش میں بنگال، مالوہ، گجرات، دکن میں پھرتے رہے لیکن ہر جگہ علماء نے ان کا تعاقب کیا۔ وہ حج کرنے کو حجاز چلے گئے اور واپسی پر احمد آباد گجرات میں قیام اختیار کیا۔

ان کے وعظ و تذکیر سے برانگیختہ ہو کر علماء نے سلطان محمود بیگڑہ سے شکایت کی کہ یہ لوگوں کو خلاف شریعت

تعلیم دے کر گمراہ کر رہا ہے۔ اس پر سلطان نے ان کو جلاوطن کرنے کا حکم صادر کر دیا۔ یہ بے چارے پھر سفر پر روانہ ہوئے۔ جب انہوں نے کہیں سر چھپانے کی جگہ نہ پائی تو سندھ کی راہ لی اور یہاں بھی وہی صورت پیش آئی۔ علماء کے بھڑکانے پر حاکم سندھ نے ان کے قتل کا حکم دے دیا۔ جان تو درباریوں کی کوششوں سے بچ گئی لیکن انہیں سندھ بھی چھوڑنا پڑا۔ یہاں سے قندھار پہنچے اور وہاں سے فراہ (خراسان)۔ پھر وہاں آپ 63 سال کی عمر میں 19 ذی القعدہ 910ھ (23 اپریل 1505ء) کو انتقال کر گئے۔[15]

ذکری مہدوی

ریاض احمد مزید لکھتے ہیں کہ آج کل ملائیوں (ذکری علما و مشائخ) میں صرف سید عیسیٰ نوری اور کچھ نسبتاً پڑھے لکھے لوگ اس جون پوری نظریہ کو مانتے ہیں ورنہ باقی ذکری، جون پوری کو نہ اپنا پیغمبر مانتے ہیں اور نہ ہی امام؛ بلکہ نوے فیصد سے زیادہ ذکریوں نے تو اس کا نام بھی نہیں سنا ہے۔[16]

انڈیا کے مہدویوں اور بلوچستان کے ذکریوں کے مابین رابطے کے حوالے سے بعض ذکریوں کا کہنا ہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد، انڈین مہدوی عالم، شہاب الدین نے مکران کا دورہ کیا اور ذکری ملائی عبدالکریم شاہ کو باور کروایا کہ جس مہدی کے آپ پیروکار ہیں، وہ وہی مہدیؑ ہیں جسے ہم مانتے ہیں، "نور پاک نور محمد مہدیؑ" سید محمد جون پوری ہی ہیں۔ یوں بعض ذکریوں نے سید محمد جون پوری کو اپنا مہدیؑ تسلیم کر لیا۔ پسنی سے تعلق رکھنے والے ذکری مذہبی و روحانی پیشوا واجہ سید عیسیٰ نوری اور نوجوان ذکری سکالر، عبدالکریم دوست بھی سید محمد جون پوری کو ذکری مہدی قرار دیتے ہیں۔

سید محمد جون پوری کو "مہدی" جاننے والے ذکری حضرات نے "آل پاکستان مسلم ذکری انجمن" قائم کر رکھی ہے، جس کا مرکزی دفتر کراچی میں ہے۔ اس انجمن نے متعدد کتب و رسائل بھی شائع کیے ہیں۔ مہدوی ذکری سکالر، عبدالغنی بلوچ، دلچسپ انداز میں مہدوی اور ذکری فرقے کو ایک قرار دیتے ہیں؛ وہ پہلے ان دونوں کے ایک ہونے کا گمان (احتمال) پیش کرتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ یقین کی حد تک کہا جا سکتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں، بعد ازاں فرماتے ہیں کہ یقیناً ذکری مہدوی فرقے کے بانی سید محمد جون پوری ہیں۔ چنانچہ ایک مقام پر آپ لکھتے ہیں کہ جن ایام میں مہدوی تحریک ہندوستان میں بام عروج پر تھی، انہی دنوں میں ذکری فرقہ مکران میں خوب شہرت حاصل کر چکا تھا۔ یہ بات قرین از قیاس ہے کہ دونوں تحریکوں میں یکسانیت اور مماثلت ہو سکتی ہے اور گمان کیا جا سکتا ہے کہ یہ ایک ہی تحریک تھیں۔[17]

چند صفحات کے بعد، آپ لکھتے ہیں کہ چند برس پہلے ذکری اور مہدوی فرقہ جب پہلی مرتبہ روشناس ہوئے تو شوق

تجسّس بڑھا کہ کہیں یہ دونوں فرقے نظریاتی طور پر ایک ہی امام کے ماننے والے تو نہیں، جب ان کے علما سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور تاریخی تجزیہ کیے تو یہ بات عیاں ہو گئی کہ مہدوی اور ذکری عقائد کے بانی سید محمد جونپوری ہی ہیں۔ میں یقین کی حد تک کہ سکتا ہوں کہ یہ ایک ہی تحریک ہے۔[18]

چند سطور کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ ذکری اور مہدوی کے ایک فرقہ ہونے کا ثبوت ایک قدیم تاریخی دستاویز بنام تاریخ خاتم سلیمانی قلمی نسخے سے حاصل ہوا۔ یہ دستاویز صدیوں سال قبل، حیدر آباد دکن سے ملک سلیمان نے ۱۲۷۷ھ میں تصنیف کی ہے۔ تاریخ سلیمانی میں مہدوی فرقہ کے بارے میں تمام تفاصیل موجود ہیں اور یقیناً ذکری مہدوی مسلک کے بانی سید محمد مہدی جونپوری ہی ہیں۔[19]

عبد الغنی بلوچ نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ چند اہلِ قلم دانشوروں کے مطابق، ذکری اور مہدوی تحریکیں الگ الگ ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ کچھ دانشور جن میں چند ذکری اہل قلم بھی شامل ہیں، وہ ان (ذکری و مہدوی فرقوں) کو الگ تحریک سمجھتے ہیں اور کچھ توجیہات اور مثالیں بھی پیش کرتے ہیں۔ ہر شخص کو آزادی تحریر کا حق حاصل ہے اور اپنا نقطہ نظر ظاہر کرنے کا اختیار ہے۔ کسی کی سوچ پر پابندی نہیں۔

بظاہر امام مہدیؑ کے سنِ پیدائش میں واضح فرق نظر آتا ہے جس کی وجہ سے عام خیال یہ ہے کہ یہ دونوں تحریک ایک نہیں ہو سکتے، وجہ کافی معقول ہے اور شک و شبہات کا پیدا ہونا لازمی ہے؛ لیکن تاریخی حوالوں سے ان میں کافی مماثلت پائی جاتی ہے۔ جہاں تک میں (عبد الغنی) سمجھ سکا ہوں میرے تجزیے کے مطابق یہ ایک ہی تحریک ہے اور ایک ہی تحریک کی کڑی ہے، جس کی ایک زنجیر کہیں ٹوٹی ہوئی لگتی ہے۔ اسے جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اس میں مزید چھان بین اور غور و فکر کی ضرورت ہے۔[20]

بظاہر مہدوی فرقے اور ذکری فرقے میں صرف مہدی کا نظریہ مشترک ہے۔

ج: ملا محمد اٹکی "مہدی" ہیں

ذکریوں کی مخالفت میں جتنی کتب اور مواد شائع ہوا ہے، زیادہ تر میں، اس فرقے کا بانی ملا محمد اٹکی کو قرار دیا گیا ہے۔ پشاور یونیورسٹی سے ۱۹۹۸ء میں ایاز خان نامی سکالر نے "ذکری مذہب: ظہور، تعلیمات اور اثرات" کے نام سے تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی لکھا، اس میں وہ لکھتے ہیں "ذکری مذہب تقریباً چار سو پچاس سال پرانی تاریخ رکھتا ہے۔ اس مذہب کے اساسی ماخذوں کے مطابق اس کے بانی کا نام محمد اٹکی تھا جو پنجاب کے شہر اٹک سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔ ذکری منابع کے مطابق ملا محمد اٹکی کا ظہور (پیدائش) ۹۷۷ھ (۱۵۶۹ء) میں ہوا ہے۔[21]

یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ ذکریوں میں سے ایک محدود تعداد اس نظریے کی بھی قائل ہے۔ عصرِ حاضر میں ذکری

سکالر اسحاق درازئی اور غلام قادر عید و اس نظریے کے قائل ہیں۔ ملا محمد اٹکی کے بارے میں زیادہ معلومات دستیاب نہیں ہیں؛ بعض نے اُنہیں مہدی جون پوری کا مرید بھی شمار کیا ہے۔

ذکرِ خدا

کثرت سے ذکرِ خدا کرنے سے اس فرقے کا نام ہی ذکری پڑ گیا۔ یہی ذکر آج بھی ان کی پہچان ہے۔ ذکر و اذکار مختلف اوقات میں انفرادی اور اجتماعی طور پر انجام دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ، امام مہدیؑ کی توصیف اِن اذکار میں شامل ہوتی ہے۔

بنیادی ایمانیات

ذکری، دیگر اسلامی فرقوں کی طرح بنیادی ایمانیات (توحید، نبوت اور معاد) کا اعتقاد رکھتے ہیں اور خود کو مسلمان گردانتے ہیں۔ ذکری سکالرز نے اپنی کتب میں صراحت سے لکھا ہے کہ وہ قرآن مجید کو آخری اور غیر محرف کتاب جانتے ہیں، نیز ختمِ نبوت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

عبادات

ذکری، باقی مسلمانوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادات بجالاتے ہیں، ہاں بعض عبادات کی ادائیگی کا ان کا طریقہ، باقی فرقوں سے قدرے ہٹ کر ہے۔ جہاں تک نماز کا تعلق ہے تو مشہور یہی ہے کہ ذکری نماز بجا نہیں لاتے، ذکری محققین کا کہنا ہے کہ قرآن مجید میں لفظ "صلاۃ" اور "ذکر" آیا ہے، وہ "صلاۃ" ادا کرتے ہیں، دن میں پانچ وقت ذکرِ خدا انفرادی و اجتماعی طور پر بجالایا جاتا ہے، جس میں سورہ الحمد بھی شامل ہوتی ہے اور رکوع اور سجود بھی بجا لائے جاتے ہیں۔

اسی طرح ذکری حج کے بھی قائل ہیں اور ماہ رمضان کے علاوہ بھی مختلف ایام میں روزے رکھتے ہیں۔ مکران ڈویژن کے ضلع کیچ کے شہر تربت میں ذکریوں کی معروف زیارت گاہ "کوہِ مراد" موجود ہے، جہاں ماہ رمضان کی 27ویں شب کو مختلف جگہوں سے آ کر ذکری عبادت بجالاتے ہیں۔ اجتماعی اذکار میں ذکریوں کے ہاں "چوگان" معروف ہے، چاندنی راتوں اور دیگر مقدس راتوں کو گول دائرے کی شکل میں، رقص کے انداز میں حمدِ خدا اور امامِ مہدیؑ کے ذکر پر مشتمل اشعار دُہراتے ہیں۔

ذکریوں کا طریقہ عبادت اور مذہبی رسوم کو دیکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ یہ صوفی فرقوں میں سے ہیں، جنہوں نے باطنیت اور تاویل پر زیادہ زور دیا۔ اِن کی مذہبی رسوم میں بلوچ روائتی ثقافتی رنگ اور فارسی و بلوچی میں اذکار بھی شامل ہیں۔

ذکری، دیگر مسلمان گروہوں کی نظر میں

پاکستان میں موجود بعض فرقوں جیسے بریلوی، دیوبندی اور اہلِ حدیث نے ذکریوں کو بھی "غیر مسلم" قرار دیا ہے، اس حوالے سے اِن فرقوں کے مختلف دار الافتا نے اِن کی تکفیر کے فتاویٰ جاری کیے جو انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔ اِن فتاویٰ میں بھی بعض ذکری صوفی شعرا کے کلام اور بعض مجہول الانتساب کتابچوں، جن کا ذکری انکار کرتے ہیں، کو بنیاد بنا کر تکفیر کی گئی ہے۔ برصغیر میں موجود مسلم فرقوں پر لکھنے والے، نعیم اختر سندھو صاحب نے اِن کا ذکریوں کیا ہے "مسلم روایت کے وہ فرقے جنہیں امت مسلمہ عام طور پر مسلمان نہیں سمجھتی"۔[22]

بلوچ تاریخ اور ذکری مسلک پر گہری نگاہ رکھنے والے محقق جناب فہیم عباس جعفر نے ذکری مخالف، غیر جانب دار اور ذکری مؤلفین کی کتب کو مد نظر رکھ کر ذکریوں کی بابت مفصل بحث کا نتیجہ نکالا ہے کہ ذکری مسلمان مکاتبِ فکر میں سے شیعہ فرقے کی ذیلی شاخ ہیں۔[23]

بظاہر ذکری فرقے کے عقائد ور سوم شیعی اثنا عشری و نزاری اسماعیلیت، انڈین مہدویت، تصوف اور بلوچ ثقافت سے متاثر ہیں۔ اِس فرقے کی تعلیمات مدون نہیں نہ ہی اِس سے متعلق منظّم معلومات موجود ہیں۔ اس کی روایات صدری (سینہ بہ سینہ) منتقل ہوئیں۔ اِن کا مرکز پاکستان میں جنوبی بلوچستان، خاص کر مکران ڈویژن ہے، جہاں رسائی کسی قدر مشکل ہے، پھر مختلف ادوار میں مخالفین کی جانب سے ذکری لٹریچر کو ضائع کیا جاتا رہا، جس کے سبب سے ذکریوں میں بھی اختلافات در آئے ہیں۔

مزید برآںکہ، ذکریوں سے متعلق بہت جھوٹا بولا، گھڑا گیا ہے، یہ تاحال مذہبی انتہا پسندوں کے نشانے پر ہیں۔ بعض مجہول الحال صوفیوں کے اشعار اور کتابچوں کی اِن کی طرف نسبت دی گئی ہے، جس سے ذکری انکار کرتے ہیں۔ گزرتے وقت کے ساتھ بعض دیگر فرقوں نے ذکریوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوششیں کیں، یوں اِن سے متعلق کچھ حتمی رائے قائم کرنا خاصا دشوار ہے۔ ان کے بنیادی عقائد کے پیش نظر یہ کہنا درست ہو گا کہ انہیں امتِ مسلمہ کے وسیع دائرے سے خارج کرنا خطرناک ہو گا۔

*****

References

1. Abdul Ghani, Baloch, *Zikri Firqa ki Tarikh*, Chap. II, (Karachi, All Pakistan Muslim Zikri Anjuman, 2018), 73.

عبدالغنی، بلوچ، ذکری فرقہ کی تاریخ، چاپ دوم، (کراچی، آل پاکستان مسلم ذکری انجمن، 2018ء)، 73۔

2. Ibid, 40.

ایضاً، 40۔

3. Muhammad Akbar, Notizai, *Zikri kon?* Mutrajam Urdu: Latif Bilidi, Weblink:
www.baluchsarmachar.wordpress.com/2016/10/04/who-are-the-zikris_urdu
(Accessed April, 18, 2024).

محمد اکبر، نوتیزئی، ذکری کون ہیں؟ مترجم اردو: لطیف بلیدی

4. Abd al-Haq, Baloch, *Zikri Maslah*, Chap.I, (Lahore, Mutaba Dar al-Arooba, 1992), 9.

عبدالحق، بلوچ، ذکری مسئلہ، چاپ اوّل، (لاہور، مطبعہ دار العروبہ، 1992ء)، 9۔

5 . Ibid, 58 to 67.

ایضاً، 58 تا 67۔

6. Rabnawaz, Baloch, *Baloch Aqwaam Tarikh k Ahinay mein*, Weblink:
Samachar.pk) Short Link: Shorturl.at/kqG08 (Accessed April, 18, 2024).

ربنواز، بلوچ، بلوچ اقوام تاریخ کے آئینے میں۔

7. Ibid.

ایضاً۔

8. Abdul Ghafoor, Chakar, *Zikri Tarikh Zikri Ahqaid*, Chapt. I, (Pakistan, Islamic Welfare Society, 2013), 6.

عبدالغفور، چاکر، ذکری تاریخ ذکری عقائد، چاپ اوّل، (پاکستان، اسلامک ویلفیئر سوسائٹی، 2013ء)، 6۔

9. Ghulam Sarwar, Bizenjo Bejarani, *Noor Tajli*, (Pasni, np., nd.), 58.

غلام سرور، بزنجو بجارانی، نور تجلی، (پسنی، ناشر ندارد، سن ندارد)، 58۔

10. Syed Naseer Kamalan, Mulai, *Humari Tarikh Humary Aqaid*, Chap. I, (Kech, Tehreek Pirwan Imam Mehdi, 1998), 39.

سید نصیر کمالاں، مُلائی، ہماری تاریخ ہمارے عقائد، چاپ اوّل، (کیچ، تحریک پیروان امام مہدی، 1998ء)، 39۔

11. Ibid, 71.

ایضاً، 71۔

12. 41.

ایضاً، 41۔

13. Syed Naseer Kamalan, Mulai, *Marafat Imam Mehdi*, (Kech, Tehreek Parwan Imam Mehdi, 2020), 120.

سید نصیر کمالاں، مُلائی، *معرفت امام مہدی*، (کیچ، تحریک پیروان امام مہدی، 2020ء)، 120۔

14. Riaz Ahmed, *Zikri Musalman Bhai Bhai?*, Chap. II, (Gwadar, Mantwar Publications and Publishers, 2019), 16.

ریاض احمد، *ذکری مسلمان بھائی بھائی؟*، چاپ دوم، (گوادر، منت وار پبلیکیشنز اینڈ پبلیشرز، 2019ء)، 16۔

15. Ibid, 44.

ایضاً، 44۔

16. Ibid, 46.

ایضاً، 46۔

17. Abdul Ghani, Baloch, *Zikri Firqa ki Tarikh*, 113.

عبد الغنی، بلوچ، *ذکری فرقہ کی تاریخ*، 113۔

18. Ibid, 116.

ایضاً، 116۔

19. Ibid, 117.

ایضاً، 117۔

20. Ibid, 121.

ایضاً، 121۔

21. Ayaz Khan, *Zikri Mazhab; Zahoor, Tahlimat aur Asraat*, (Peshawar, Shubah Islamiyat Jamia Peshawar, 1998), 33.

ایاز خان، *ذکری مذہب؛ ظہور، تعلیمات اور اثرات*، (پشاور، شعبہ اسلامیات جامعہ پشاور، 1998ء)، 33۔

22. Naeem Akhtar, Sindhu, *Hind-o-Pak mein Muslim Firqan ka Encyclopedia*, Chapter I, (Lahore, Bright Books Publishers, 2009), 465.

نعیم اختر، سندھو، *ہند و پاک میں مسلم فرقوں کا انسائیکلوپیڈیا*، چاپ اوّل، (لاہور، برائٹ بکس پبلیشرز، 2009ء)، 465۔

23. Faheem Abbas, Jafar, *Zikri kon?* Zakri Tarikh wa Aqaid pr aik Elmi wa Tehqiqi Mutalia, (Schengen., Imamia Islamic Council, 2011), 129.

فہیم عباس، جعفر، *ذکری کون؟* ذکری تاریخ و عقائد پر ایک علمی و تحقیقی مطالعہ، (شنگن، امامیہ اسلامک کونسل، 2011ء)، 129۔